جلد ۳۴ | ۸ ماہ شہادت ۱۳۲۵ھ ش | ۵ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ | ۸ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۸۳

اگر ہندو جبراً مسلمانوں کو اپنے ماتحت رکھنا چاہیں

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت کے متعلق ایک مضمون میں نہایت ضروری مشورے پیش کرتے ہوئے ایک نہایت اہم امر یہ بیان فرمایا ہے کہ

"ایک اور بات یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں۔ میں اس بات کے حق میں ہوں کہ ہوسکے تو باہمی سمجھوتے سے ہم لوگ اسی طرح اکٹھے رہیں جس طرح کئی سو سال سے اکٹھے چلے آتے ہیں۔ لیکن فرض کرو مسلمان کلی طور پر باقی ہندوستان سے انقطاع کا فیصلہ کریں۔ اور برطانیہ انہیں مجبور کرکے باقی ہندوستان سے ملا دے۔ اور جیسا کہ مسٹر جناح نے کہا ہے مسلمان بزور اس فیصلہ کا مقابلہ کریں تو یقیناً وہ قانوناً باغی نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ یہ ایک نیا انتظام ہوگا اور نئی گورنمنٹ۔ سابق گورنمنٹ کو کوئی حق نہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کو جو اس ملک کے اصل حاکم تھے دوسروں کے ماتحت ان کی مرضی کے خلاف کردے۔ اس حکومتی ردّ و بدل کے وقت ہر حصہ ملک کو نیا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ اور اپنے حق کو بزور لینے کا فیصلہ کرتے وقت وہ انٹرنیشنل قانون کے مطابق ہرگز باغی نہیں کہلا سکتے۔ مگر کیا ہندوؤں کو بھی قانون کا تحفظ حاصل ہے۔ وہ کب اس شکل میں مسلم صوبوں کے حاکم ہوئے تھے۔ کہ انہیں دستور قدیمہ کو قائم رکھنے کا قانونی حق حاصل ہو۔ حکومتوں کے بدلنے پر "سٹیٹس کو" کا کوئی سوال ہی نہیں رہتا۔ پس مسلمان خدانخواستہ اگر ایسا کرنے پر مجبور ہوں۔ تو قانونی لحاظ سے وہ جائز کام کرینگے۔ ہندو اگر جبراً انکو اپنے ماتحت لانا چاہیں تو قانونی لحاظ سے وہ ظالم ہونگے۔ اگر انگریز مسلمانوں کو انکی مرضی کے خلاف بقیہ ہندوستان سے ملادیں تو وہ بھی ظالم ہونگے کیونکہ مسلمان بھیڑ بکریاں نہیں کہ انگریز جس طرح چاہیں ان سے سلوک کریں۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اس مشکل کو محبت سے سلجھانے کی کوشش کی جائے زور اور خود ساختہ قانون سے نہیں۔ میں ہندوؤں کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا دل ان کے ساتھ ہے۔ ان معنوں میں کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ ہندو مسلمانوں میں آزادانہ سمجھوتہ ہوجائے۔ اور یہ سوتیلے بھائی اس ملک میں سگے بنکر رہیں" ::

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ابھی تک حضور کے گھٹنوں میں درد کی تکلیف ہے، کل حرارت بھی ہوگئی۔ جو آج بھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو شدید سر درد کی تکلیف ہے۔ نزلہ اور کھانسی کی بھی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری چک ۲۷ جنوبی سرگودہا سے واپس آگئے ہیں۔ جہاں وہ ایک شادی کے موقعہ پر تبلیغ کے لئے بھیجے گئے تھے۔

یوم التبلیغ کی وجہ سے آج تمام دفاتر و مدارس و دکانیں بند رہیں۔ اور لوکل انجمن کے زیر اہتمام گروپوں کی شکل میں احباب مضافات کے دیہات میں تبلیغ کے لئے گئے۔ مفصل آئیندہ)

ایڈیٹر: غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۸ ماہ شہادت ۱۳۲۵ہش

مسلمانوں کے لئے خطرہ کا الارم

(از ایڈیٹر)

"الفضل" کے گزشتہ پرچہ میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو نہایت اہم مضمون ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس میں حضور نے ایک بار پھر جہاں ہندوستان کی دو سب سے بڑی قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں کو باہمی اتحاد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہاں خود مسلمانوں کو آپس میں متحد ہونے کی بھی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

"میں مسلمانوں سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ وقت اتحاد کا ہے۔ جس طرح بھی ہو۔ اپنے اختلافات کو مٹا کر مسلمانوں کی اکثریت کی تائید کریں۔ اور اکثریت اپنے لیڈر کا ساتھ دے۔ اس وقت تک کہ یہ معلوم ہو کہ اب کوئی صورت سمجھوتہ کی باقی نہیں رہی۔ اور اب آزادانہ رائے دینے کا وقت آ گیا ہے۔ مگر اس معاملہ میں جلدی نہ کی جائے تا کامیابی کے قریب پہنچکر ناکامی کی صورت نہ پیدا ہو جائے"۔

حالات اس سرعت سے بدل رہے اور واقعات اس تیزی کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں کہ مسلمانوں کو باہمی اتحاد کو مضبوط سے مضبوط بنانے میں ایک لمحہ کا بھی توقف گوارا نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نہ صرف مسلمانوں کے حقوق بلکہ عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنے کیلئے بھی یہ نہایت ضروری ہے۔ ورنہ ایسے ایسے المناک اور روح فرسا مصائب اور تکالیف کے آنے کا خطرہ ہے جن کی مثال ملنی مشکل ہوگی۔

اس وقت جو وزارتی وفد انگلستان سے آیا ہوا ہے۔ اور ہندوستان کی زمام حکومت ہندوستانیوں کے ہاتھ میں دینے کے متعلق غور کر رہا ہے۔ اسے مرعوب کر کے اپنے حسب منشا فیصلہ کرانے کے لئے کانگرسی لیڈر کئی رنگوں میں دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اور ہندوستان میں بغاوت تک کے خطرہ سے ڈرا رہے ہیں۔ حالانکہ کانگرس اپنا سب سے بڑا اصل سالہا سال سے عدم تشدد پیش کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور اس پر اسے بہت بڑا ناز ہے۔ جب کانگرس تشدد کے قریب جانا بھی پسند نہیں کرتی اور ادہر تمام ہندوستان کی وہ نمائندہ ہے۔ تو تشدد۔ گڑبڑ اور بغاوت وغیرہ کا نام کیوں لیا جا رہا ہے۔

اس سے بھی افسوسناک امر یہ ہے کہ ہندوستان کی سب سے بڑی اکثریت کی نمائندہ کانگرس ایسے نازک وقت میں جبکہ اگر حزم دور اندیشی اور فراخ حوصلگی سے کام لیا جائے۔ تو ہندوستان اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کر سکتا۔ اور دنیا میں سربلند ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر تنگ ظرفی۔ کوتہ اندیشی اور بے جا تعصب کو راہ دی جائے۔ تو پہلے سے زیادہ قعر مذلت میں گر سکتا ہے۔ نہ صرف مسلمانوں کی طرف دوستی اور محبت کا ہاتھ نہیں بڑھا رہی۔ بلکہ اس کے ذمہ دار لیڈر ان کو خوف زدہ کرنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے ایک پریس کانفرنس میں ایک طرف تو یہ کہا۔ کہ

"کانگرس کسی حالت میں بھی مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کو تسلیم نہیں کریگی۔ بلکہ اگر برطانوی گورنمنٹ بھی اسے تسلیم کرے۔ تو بھی کانگرس اس مطالبہ کو ٹھکرا دے گی"۔

اور دوسری طرف اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ وہ صوبے جو کانگرسی حکومت کے ماتحت نہ رہنا چاہیں۔ اپنی آزادی کا اعلان کر دیں اور اپنی حفاظت کے لئے مسلح فوج تیار کرنے لگیں۔ تو ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا۔ کہا

"ایسی صورت میں بہترین اسلحہ غالب ہوگا۔ موجودہ زمانہ کی جنگ کا انحصار صنعتی ترقی پر ہے۔ آئندہ فوجوں میں ٹکنیکل آدمیوں کی اکثریت ہوگی۔ اور ان کی پشت پر سائنسدان کام کرینگے جو پستولوں اور بندوقوں کو اہمیت دیتے ہیں نہ دیتے رہیں۔ لیکن آئندہ جنگوں کا فیصلہ پستولیں اور بندوقیں نہیں بلکہ ایٹم بم کرینگے"۔

فیصلہ خواہ کسی کے حق میں ہو مگر اس قسم کے خیالات سے یہ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ ان صوبوں کو جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ زبردستی اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے عدم تشدد کے معتقد مسلمانوں کے متعلق کیسے کیسے خطرناک ارادے رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے یہ کتنا بڑا خطرہ کا الارم ہے۔ مسلمان اگر اب بھی باہمی اتحاد و اتفاق کی ضرورت محسوس نہ کریں اور اپنے مطالبات میں یک آواز نہ ہو جائیں۔ تو پھر کب انہیں ہوش آئیگا کیا اس وقت جب آب از سر گذشت والا معاملہ ہو جائیگا۔

جماعت احمدیہ کے دو مجاہد اٹلی میں جا رہے ہیں

لنڈن کے بعد روم میں خانہ خدا اور مرکز تبلیغ اسلام تعمیر ہونے والا ہے

رائٹر نے ۵ اپریل کو لنڈن سے حسب ذیل اہم خبر نشر کی ہے۔

ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا اسلام کے دو مبلغ مولوی محمد عثمان صاحب اور مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیان سے پٹنی (لنڈن) کے احمدیہ مشن میں پہنچے تھے۔ اب اگلے ہفتے یہ دونوں اصحاب روم (اٹلی) روانہ ہو جائینگے۔ تاکہ وہاں تبلیغ اسلام کریں۔ اور مسجد بنانے کا انتظام کریں۔ مسجد احمدیہ لنڈن کے امام ڈاکٹر جلال الدین صاحب شمس نے آج رائٹر کو بتایا۔ کہ سردست روم میں مسجد کا جو انتظام کیا جائیگا۔ وہ عارضی ہوگا۔ اطالوی حکومت کے ساتھ مسجد کے لئے قطعہ زمین حاصل کرنے کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔ زمین مل جانے پر لنڈن کی مسجد کے نمونہ کی مسجد وہاں بھی بنائی جائیگی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اٹلی میں ہمارے مجاہدین کا داخلہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو۔ اور خدا تعالیٰ عیسائیت کے اس دوسرے اہم مرکز میں بھی انہیں اسلام کا جھنڈا گاڑنے اور نعرہ توحید بلند کرنے میں پوری پوری نصرت فرمائے۔

اسلام کا ایک اور مجاہد امریکہ پہنچ گیا

مکرم چودہری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے بخیریت نیویارک میں

نیویارک ۶ اپریل بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر شکاگو جاتے ہوئے بخیریت یہاں پہنچے اور آپ ایک مختصر سے قیام کے بعد شکاگو روانہ ہو جائینگے الحمد للہ۔ امریکہ میں مبلغین اسلام کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس کا اندازہ اسی پرچہ کے اس مضمون سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو احمدیہ مشن شکاگو کے انچارج مکرم محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مبارکباد

ہم ممبران جماعت احمدیہ کلکتہ بالاتفاق صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے ہاں مولود مسعود کی پیدائش پر حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ مکرم جناب مرزا عزیز احمد صاحب اور صاحبزادہ میاں ظفر احمد صاحب کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل اور رحم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعائیں قبول فرما کر خاندان نبوت کو روز افزوں ترقی عزت اور درجات بخشے۔ آمین خاکسار محمد عبد الرحمٰن جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ۔

حقائق القرآن: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

لوگوں کو حقوق دینے یا ان سے اپنے حقوق لینے کے متعلق

یورپین اقوام کا طریق عمل

سورۃ تطفیف کی آیت اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ کے لغوی معنے بیان فرمانے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسے عیسائیوں پر چسپاں کرتے ہوئے اس کی حسب ذیل لطیف تفسیر فرمائی ہے۔

"اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں عیسائی قوم کے جس نقص کو بیان فرمایا ہے۔ اس کے اظہار کے لئے بعض اور الفاظ بھی استعمال ہو سکتے تھے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ یہ بھی کہہ سکتا تھا۔ کہ جب وہ سودا کرتے ہیں تو اپنا حق پوری طرح لے لیتے ہیں مگر اس نے یہ نہیں کہا بلکہ اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ یہ بتانے کے لئے کہ سارا معاملہ ان لوگوں کے اپنے ہاتھ میں ہوگا۔ اور فیصلہ کا اختیار صرف انہی کو حاصل ہوگا۔ خواہ انہوں نے لوگوں سے حق لینا ہو۔ یا انہوں نے لوگوں کو حق دینا ہو۔ چنانچہ آج واقعات اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔ کوئی معاملہ ہو۔ فیصلہ کا اختیار انہی لوگوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ چنانچہ ہندوستان کی آزادی کا سوال ہی لے لو۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ہندوستانی لیڈر آپس میں بیٹھ کر کوئی فیصلہ کر سکیں۔ انگریز یہی کہتے ہیں۔ کہ بے شک تم اکٹھے ہو کر غور کرو۔ مگر تمہارا آخری کام یہ ہوگا۔ کہ اپنے مطالبات کو ہمارے سامنے پیش کرو۔ پھر ہمارا اختیار ہوگا۔ کہ ہم ان میں سے جس مطالبہ کو چاہیں منظور کریں۔ اور جس مطالبہ کو چاہیں رد کر دیں۔ یہی بات اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے۔ کہ اس قوم کو دنیا پر ایسا غلبہ حاصل ہوگا۔ کہ لوگوں کو حقوق دینے یا ان سے اپنے حقوق لینے کا تمام اختیار انہی لوگوں کو حاصل ہوگا۔ دنیا میں گاہک اپنی جگہ اختیار رکھتا ہے۔ اور تاجر اپنی جگہ اختیار رکھتا ہے۔ لیکن یہ اگر گاہک ہونگے۔ تب بھی کہیں گے۔ کہ تمہیں تو لینے کا اختیار نہیں۔ چیز تول کر ہم خود لیں گے۔ اور اگر یہ تاجر ہونگے تب بھی یہ کہیں گے۔ کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ تم دو۔ اس سے کم ایک پائی بھی لینے کے لئے ہم تیار نہیں ہیں۔ غرض تمام اختیارات لینے اور دینے کے ان کو حاصل ہونگے۔ دوسروں کا اختیار نہیں ہوگا۔ کہ وہ اس میں دخل دے سکیں۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے یستوفون کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ جس کے معنے پورا لینے کے ہیں۔ اور پورا لینا بظاہر انصاف پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن درحقیقت اس جگہ یستوفون الحق مراد نہیں۔ یعنی یہ مطلب نہیں کہ جتنا انکا حق تھا وہ لیتے ہیں۔ بلکہ یستوفون المطالبۃ۔ یعنی جتنا مانگتے ہیں۔ اتنا لے کر چھوڑتے ہیں۔ اور انکا ثبوت یہ ہے کہ اس جگہ ان کی برائی ہو رہی ہے تعریف نہیں اور برائی کا پہلو یہی ہے کہ لے تو زیادہ لے اور دے تو کم دے۔ پس یستوفون سے مراد حق پورا لینا مراد نہیں۔ بلکہ اپنا مطالبہ پورا لینا مراد ہے۔ ہاں بطور تنزل یہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ کہ ہمیشہ حق پورا لیتے ہیں۔ کبھی دوسرے پر رحم نہیں کرتے۔ اور اپنے حق کا کوئی حصہ معاف نہیں کرتے۔ یعنی وہ اپنی شائیلاک کا سا سلوک کرتے ہیں۔ انکا مزید ثبوت یہ ہے۔ کہ اس جگہ اکتیال کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس کے معنے ترازو اپنے ہاتھ میں لے کر خود تول کر لینے کے ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ دوسرا تول کر دے۔ ان لفظوں کے استعمال سے بھی ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنا حق لیتے ہیں۔ اور دوسرے کا کوئی دخل اس میں آنے نہیں دیتے۔

شائیلاک کی کہانی حقیقت میں عیسائیوں پر پوری طرح چسپاں ہوتی ہے۔ یہ لوگ بھی جب کسی سے کچھ لینا ہوتا ہے۔ تو ایسی سختی سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ کسی چیز کی بھی پروا نہیں کرتے۔ لیکن جب دینے کا سوال آئے۔ تو سو سو بہانے بنانے لگ جاتے ہیں۔ میں یہ بتا چکا ہوں کہ اکتال کے دو صلے آتے ہیں۔ من اور علیٰ۔ چنانچہ اِکْتَالَ مِنْہُ اور اِکْتَالَ عَلَیْہِ۔ دونوں عربی زبان میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور دونوں کے ایک ہی معنے سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن بعض علماء ادب نے کہا ہے۔ کہ صلہ کے تغیر سے اس لفظ کے مفہوم میں بھی فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ صحیح ہے کہ اِکْتَالَ مِنْہُ اور اِکْتَالَ عَلَیْہِ دونوں صلے آتے ہیں۔ لیکن جب اِکْتَالَ کے ساتھ علیٰ کا صلہ آئے۔ تو اس کے معنے ہوتے ہیں اَخَذْتُ مَا عَلَیْہِ کَیْلًا۔ کہ جو کچھ میرا اس کے ذمہ تھا۔ وہ میں نے اس سے وزن کر کے لے لیا فرّا جو مشہور نحوی ہے اس نے یہ تشریح کی ہے۔ اور کہا ہے کہ علیٰ کے صلہ کے ساتھ جب اِکْتَالَ کا لفظ آئے۔ تو اس کے معنے اَخَذْتُ مَا عَلَیْہِ کَیْلًا کے ہوتے ہیں۔ یعنی میں نے اس سے وہ چیز جو اس کے ذمہ تھی لے لی۔ لیکن اگر اِکْتَلْتُ مِنْہُ کہا جائے۔ تو اس کے معنے اِسْتَوْفَیْتُ مِنْہُ کَیْلًا کے ہوتے ہیں کہ میں نے ماپ کر اس سے پورا پورا لے لیا۔ یعنی زور پورا لینے پر ہوتا ہے (معانی) گویا علیٰ کے صلہ میں تو یہ مراد لی گئی ہے۔ کہ جو کچھ دوسرے کے ذمہ ہو۔ اس سے لے لیا جائے۔ یعنی لے لینے پر زور ہوتا ہے۔ اور من کے صلہ کے ساتھ اس لفظ کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ ماپ کر اس سے پورا پورا لے لیا۔ یعنی پورا پورا لینے پر زور ہوتا ہے غرض اس آیت میں اس امر پر زور ہے کہ وہ لوگ حق لے کر اور اپنے اندازہ کے مطابق پورا لے کر چھوڑتے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ ایک حق کا لینا تو اس طرح ہوتا ہے۔ کہ دوسرے شخص سے ہم گفتگو کرتے ہیں۔ اس کے دلائل سنتے ہیں۔ اور پھر باہمی مشورہ سے فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ اس کا اتنا حق بنتا ہے۔ لیکن ایک ذبردستی کا حق ہوتا ہے۔ کہ دوسرے کو تحکمانہ طور پر کہا جائے۔ کہ میرے نزدیک تمہارے ذمہ یہ حق نکلتا ہے اور اب تم سے میں یہ حق لے کر رہونگا اس آیت میں اللہ تعالےٰ یہ بتاتا ہے کہ یہ عیسائی لوگ ایسے ہوں گے کہ دوسروں سے کہیں گے جو کچھ ہم تم سے مانگتے ہیں وہ ہمیں دے دو۔ ان کا پیمانہ ان کے اپنے ہاتھ میں ہوگا۔ اپنے حق کے فیصلہ کا اختیار بھی ان کے اپنے ہاتھ میں ہوگا۔ اور وہ جو جی چاہے گا۔ اپنا حق جتا کر دوسروں سے لے لیں گے۔ اور پھر اصرار کر کے لیں گے۔ گویا حق کی مقدار کی تعیین وہ دوسرے پر نہیں چھوڑینگے بلکہ اس کی مقدار معین کرنے کا حق اپنے پاس رکھیں گے۔ اور بجائے تراضیٔ فریقین سے ایک حق مقرر کرنے کے جو حق اپنے لئے خود مناسب سمجھیں گے وہ تجویز کر لیں گے۔ مطلب یہ ہوا کہ رحم اور شفقت ان میں بالکل نہیں ہوگی۔ اور حق کے نام کے ماتحت ان کی کارروائیاں جبری اور ظالمانہ ہونگی۔ اس تشریح کو سمجھ لینے کے بعد اس اعتراض کا جواب دینا آسان ہو جاتا ہے۔ جو بعض لوگ کرتے ہیں کہ اس آیت میں ذم کا کوئی پہلو ہے ہی نہیں پھر ویل کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ویل للمطففین کہہ کر آگے یہ کہا گیا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ۔ وہ مطفف جو لوگوں سے اپنا حق پورا پورا لیتے ہیں۔ ان کے لئے عذاب ہے۔ حالانکہ اپنا حق لینا محل ذم نہیں ہے۔ پھر اپنا حق لینے پر ان کے لئے ویل جو کہ عذاب ہے کیوں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ اعتراض ان معنوں کے رو سے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں بالکل جاتا رہتا ہے۔ کیونکہ حق خود مقرر کرنے پر اصرار اور پھر حق لینے میں انتہائی سختی اور عدم رحم خود محل ذم ہے۔ اور رحم اور شفقت جس قوم میں نہ ہو۔ وہ ویل کے نیچے ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں علیٰ کا صلہ خلاف کے معنوں میں عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔ پس اگر لوگوں کو ضرر اور نقصان پہنچانا اسکے مفہوم میں شامل سمجھا جائے

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

نئی دنیا میں احمدی مجاہد اور مخلص احباب کی قابل تعریف سرگرمیاں

امریکہ میں اشاعت اسلام

مکرم جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مبلغ امریکہ اپنی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں کام کی زیادتی کی وجہ سے میں غیر معمولی طور پر مصروف رہا۔ اور یہ مصروفیت اس وقت تک کم نہیں ہوسکتی جب تک کوئی اور مبلغ میری اعانت کے لئے نہ پہنچ جائے۔ اس عرصہ میں مجھے جس قدر خدمت دین کا موقعہ میسر آیا۔ اور اشاعت حق کے لئے جس قدر مساعی بروئے کار لاسکا ذیل میں اختصار کے ساتھ ان کا ذکر کرتا ہوں۔

تبلیغی دورہ

حال ہی میں میں نے ایک لمبا تبلیغی دورہ کیا۔ جس میں بعض ایسے شہروں میں جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ جہاں پہلے نہ جاسکا تھا۔ ان لوگوں سے روابط و تعلقات پیدا کئے اور اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ میں بہت کامیابی ہوئی۔

"مسلم سن رائز" کی اشاعت

ہمارا سہ ماہی رسالہ "مسلم رائز" نہایت بہترین طور پر اسلام و احمدیت کی خدمات بجا لا رہا ہے۔ اور نہایت سرعت کے ساتھ توحید و صداقت کا بیج سعید لوگوں کے دلوں میں بو رہا ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ پچھلے چند سالوں میں بعض مجبوریوں کے باعث یہ رسالہ بے قاعدگی سے نکلتا رہا۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے گزشتہ سال سے نہایت باقاعدگی سے نکلنا شروع ہوگیا ہے۔ سال بھر میں چار اشاعتوں کی بجائے پانچ اشاعتیں کر دی گئی ہیں۔ الحمد للہ۔ اس میں وقتاً فوقتاً پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر "نظام نو" کے اقتباسات بھی درج کئے گئے۔ جو اہل امریکہ کے لئے خاصی جاذبیت اور دلچسپی کا موجب بنے میرا ارادہ ہے۔ کہ اس کا حجم بھی بڑھا دیا جائے۔

تین مطبوعات

اس کے علاوہ میں تین جدید مطبوعات کی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہوں۔ جو امید ہے بہت جلد منصہ شہود پر آجائیگی۔

اول The life + work of Hazrat Amirul-momeneen" مصنفہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ امید ہے یہ کتاب احمدیت کی اشاعت کے لئے ایک قیمتی اور موثر ہتھیار ثابت ہوگا۔ دوسرے "The Ahmadiyya Movement in Islam" کا دوسرا ایڈیشن جس میں اس مقدس الٰہی سلسلہ کا تفصیلی بیان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا پیغام ہے۔ تیسرے The Tomb of Jesus. کا دوسرا ایڈیشن۔ جسمیں بدھ مذہب کی کتب اور روایات کی بنا پر حضرت مسیح علیہ السلام کے تبت کی طرف سفر کرنے کے واقعہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اور مدلل و ٹھوس بنانے کے لئے نہایت محنت اور تحقیق سے ابتدائی حوالہ جات فراہم کئے گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کی مانگ بہت بڑھ رہی ہے نہ صرف امریکہ بلکہ بیرونی ممالک کی طرف سے بھی مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے ذریعے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو حق شناخت کرنے کی توفیق بخشے اور ان کے دلوں کو نور ایمان سے منور فرمائے۔

عید الاضحیٰ

امریکہ کے مختلف مقامات میں عید الاضحیٰ نہایت کامیابی سے منائی گئی۔ جن میں سے شکاگو کا نظارہ نہایت ہی ایمان افروز تھا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں میں نے احمدی جماعتوں کے باقاعدگی سے دورے کئے سب جماعتیں نہایت اخلاص اور جوش سے کام کر رہی ہیں۔

تعمیر مسجد

شکاگو میں ۴۴۴۸ واباش اوینیو کی مسجد نہایت ہی خستہ حالت میں ہے۔ اس کی مرمت کیلئے سخت محنت اور غیر معمولی اخراجات کی ضرورت ہے۔ چونکہ مرمت کے بغیر چارہ نہیں اس لئے خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کی مرمت کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور چندہ کی فراہمی بھی شروع ہے۔ امید ہے۔ کچھ مدت تک وہ مکمل ہوجائیگی۔ اس ضمن میں بعض احباب نے غیر معمولی مالی و جسمانی قربانی کی روح کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور نہایت جانفشانی سے کام کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نئے احمدی

عرصہ زیر رپورٹ میں بہت سے نئے افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ فارم بیعت پر کرکے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھیج دیئے گئے ہیں۔

احباب جماعت کا غیر معمولی اخلاص

جناب صوفی صاحب مزید تحریر فرماتے ہیں کہ ابتدائے جنوری سے لیکر اب تک میرا بیشتر وقت "مسلم سن رائز" کو مرتب کرنے میں صرف ہوا۔ اور جو وقت بچتا۔ اس میں دفتری کام اور خط و کتابت کرتا رہا۔ اس کے علاوہ وقت نکال کر مختلف مقامات کا دورہ کیا جن میں سے ڈے ٹون۔ انڈیناپولس اور کلیولینڈ قابل ذکر ہیں۔ یہاں ابھی تحریک جدید کے گیارھویں سال کے چندہ کی فراہمی کی میعاد ختم نہیں ہوئی۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں نے بارھویں سال کے مطالبات شروع کر دیئے ہیں۔ اس مقصد کے لئے میں نے جماعتوں کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے بیان فرمایا کہ میری خواہش ہے۔ کہ پرانے مبلغین کو واپس مرکز میں بلانے کے لئے اور نئے مبلغین کو اقطار بلاد میں پھیلانے کے لئے مخلصین جماعت غیر معمولی قربانیوں کی روح کا مظاہرہ کریں۔ اور اپنی آمدنیوں سے بڑھ کر چندہ دیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس آواز پر مخلصین نے نہایت جوش و خروش سے لبیک کہا۔ اور غیر معمولی قربانی کرکے اپنی آمدنیوں سے زیادہ کی رقوم حضور کی خدمت میں پیش کیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ چنانچہ اس عرصہ میں میں نے ۱۰۴۰ روپیہ کی رقم صرف دو شہروں کن ساس اور انڈیناپولس کے احباب سے وصول کرکے بھیجی۔ جو ترجمۃ القرآن اور کالج فنڈ کی رقوم ہیں۔

تین قابل ذکر تقریریں

ان متعدد تقریروں میں سے جو میں نے عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مقامات میں کیں۔ تین کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ پہلی تقریر "ایسوسی ایشن آف مسلم برادرہڈ آف انڈیا" کے زیر اہتمام ڈی ٹرائٹ میں کی۔ یہ معلوم کرکے مجھے غیر معمولی مسرت حاصل ہوئی۔ کہ یہاں ہندوؤں اور مسلمانوں میں محبت و یگانگت اور اتحاد و اتفاق کی روح موجود ہے۔ ہندو مسلمانوں سے بغلگیر ہیں۔ اور مسلمان ہندوؤں سے۔ اس موقعہ پر اسی خواہش اور ضرورت کا میں نے اظہار کیا۔ اور نوجوانوں کو ترغیب دی کہ انہیں نہ صرف ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے اخوت کا بہترین نمونہ بننا چاہئے۔ بلکہ ساری دنیا کے لئے بہترین تقلید کی مثال پیش کرنی چاہئے۔

عربوں میں تقریر

ڈی ٹرائٹ کے عرب مسلمانوں نے جنہیں امریکہ بھر میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ میرے اعزاز میں ایک میٹنگ منعقد کی۔ جہاں مجھے اپنی دوسری قابل ذکر تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں میرے کام کو سراہا۔ اور خدمت اسلام کا فریضہ بجا لانے کی بہت تعریف کی۔ میں نے اپنی جوابی تقریر میں ان سب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد احمدیت کی تعلیم اور زرین اصول بیان کئے۔ اور یہ واضح کرنے کی کوشش کی۔ کہ اس وقت دنیا کی نجات صرف دین اسلام سے ہی وابستہ ہے۔ اور اسلام کے پاؤں پر گرنے سے ہی راہ نجات حاصل ہوسکتی ہے۔ علاوہ ازیں نہایت بسط کے ساتھ اسلام کے اقتصادی نظام "لیگ اف نیشنز" اور

"مجلس تنظیم امن" کے اصول سے موازنہ کیا۔ جن کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مشہور و معروف لیکچر "نظام نو" میں ذکر فرمایا ہے۔

ایون سٹون یونی ورسٹی میں اسلام پر تقریر

تیسری قابل ذکر تقریر وہ ہے۔ جو میں نے ایون سٹون کی یونیورسٹی میں "اسلام" کے موضوع پر کی۔ جس میں "اسلام میں عورت کا درجہ" "بہشت اور اور دوزخ کے متعلق اسلامی عقیدہ" اور "اسلامی اصول اخلاق" پر روشنی ڈالی تقریر کے بعد استفسارات بھی کئے گئے۔ جن کا نہایت مدلل جواب دیا۔ دوران تقریر میں "ہندوستان میں قبر مسیح" کا ذکر سن کر حاضرین چونک پڑے اور بڑے تعجب کا اظہار کیا۔

نئے مجاہدین کا بے تابانہ انتظار

امریکہ کے تمام احمدی احباب نئے مبلغین کی آمد کے لئے چشم براہ ہیں۔ اور ان کی یہ بے چینی بے صبری کی حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ ان کا یہ رشک جائز بھی ہے کہ جب دوسرے ممالک میں مبلغین کے وفود کے وفود جا رہے ہیں۔ تو ان کا ملک اس وقت تک کیوں اس سعادت سے محروم ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نئے مبلغین کی آمد سے جلد تر اس سرزمین کو نوازے اور احمدیت کی اشاعت میں روز افزوں ترقی کرے۔ اور ہمیں خدمت دین کی توفیق دے۔

بہائیت مذہب ہے یا سیاست؟

از مکرم نور محمد صاحب نسیم بی۔اے مجاہد احمدیت لیگوس

بہائیت اپنے آغاز سے لیکر آجتک ایک ان سلجھی گتھی رہی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ جبکہ اس کی پیروی کے دعویدار یا تو خود بھی اس کے اغراض و مقاصد سے بے خبر ہیں۔ یا اگر انہیں کسی نہ کسی طرح علم ہو گیا ہے۔ تو اس علم کو دوسروں تک پہنچانا باعث ننگ سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک مقام پر چند بہائی بہائیت کے اغراض و مقاصد کچھ اور بتائیں گے۔ اور دوسرے مقام پر کچھ اور۔ مجھے تو یہاں تک بھی تجربہ ہوا ہے۔ کہ وہ یہ بتانا بھی پسند نہیں کرتے کہ کس مقام پر بہائیوں کی کتنی تعداد ہے۔

بہر حال اگر ان کے متعدد اختلافات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو ان میں سے اکثر یہ کہتے ہوئے سنائی دینگے۔ کہ "بہائیت ایک مذہب ہے" یہ مذہب ہو یا نہ ہو۔ لیکن چونکہ انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ کامیاب تحریکیں مذہب ہی کی ہوتی رہی ہیں۔ اس لئے وہ بھی چاروناچار بہائیت کو مذہب ہی کے نام سے منسوب کرنے لگے ہیں۔ شائد یہ بھی "سادگی" کی انتہا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ دنیا میں سب سے زیادہ کامیاب اور دیرپا تحریکیں مذہب ہی کی ہوتی رہی ہیں لیکن کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ یہ تحریک جس کو مذہب کے نام پر جاری کیا جائے یا جس کے جاری ہونے کے بعد اس کو مذہب کیطرف منسوب کر دیا جائے۔ اس کی کامیابی کی ضمانت حاصل ہو جاتی ہے نہیں بلکہ معاملہ تو بالکل برعکس ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر تحریک مذہبی نہ ہو۔ اور اسے خواہ مخواہ مذہب کے نام پر چلانے کی کوشش کی جائے۔ تو یقیناً غیور خدا حقیقی مذہبی تحریکوں کی لاج رکھنے کے لئے ایسی تحریک کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ ہزارہا سال کی تاریخ ہمارے سامنے موجود ہے۔ دنیا کے بے شمار آثار چڑھاؤ صفحہ قرطاس پر اپنی اپنی شہادت دے رہے ہیں۔ کیا کبھی ایسا ہوا۔ کہ غیر مذہبی تحریک کو مذہبی کہہ کر کامیابی حاصل کر لی گئی ہو۔ اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ بلبلہ کی مانند کہیں کہیں ایسی تحریکوں نے سر ابھارا ہو۔ اور دو روزہ ابھار پر ناز کیا ہو لیکن انجام کار وہی ہوا۔ جو ازل سے تقدیر میں لکھا جا چکا تھا۔ اور جس کا بدلنا اتنا ہی محال ہے۔ جتنا کہ سنت اللہ کا بدل جانا

بہائیت نہ کبھی مذہب تھا۔ اور نہ کبھی مذہب بن سکتا ہے۔ یہ ایک گتھی ہے جسے ہر شخص اپنے اپنے رنگ میں سلجھانے کی کوشش کرتا رہیگا۔ جو اسے مذہب سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے اس میں مذہب کا ایک شائبہ بھی موجود نہیں۔ جو اسے سیاست کا نام دیتے ہیں۔ انہیں اسکے اصول میں سیاست کیلئے انداز ناکامیاں دکھائی دینگی۔ جو اسے دنیا کی اقتصادی حالت کا سدھار قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں اس میں اقتصادیات کی بے پناہ گراوٹ کے سامان نظر آئینگے۔ الغرض ہر جہت سے ناکامیوں کا نام بہائیت ہے

ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ بہائیت خفیہ سوسائیٹیوں تک محدود تھی۔ احمدیوں نے اس کا کھوج لگا لگا کر اسے منصہ شہود پر آنے کی دعوت دی۔ تا دنیا دیکھے۔ کہ غیر مذہبی تحریکیں جب مذہب کے نام کے ساتھ کھیلنا شروع کرتی ہیں۔ تو ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس تحریک نے کئی نشیب و فراز دیکھے۔ اور کئی قلابازیاں کھائی ہیں۔ حتی کہ موجودہ دور میں نمایاں طور پر سیاست کیطرف جھکاؤ شروع کر دیا ہے۔ گویا مذہبی جبہ اتارنے کی کوشش اور سیاسی میدان میں دوڑ لگانے کی تیاری میں مصروف ہیں۔ چنانچہ امریکہ سے شائع شدہ ایک رسالہ بعنوان Renaissance کے ایک باب میں چند تمدنی اصول کو بہائیت کے پیروؤں نے یوں بیان کیا ہے۔

"حقیقت کی آزادانہ تحقیق" یہ ہے ایک اصل اور یہی اصل ان کا بھانڈہ پھوڑنے کے لئے کافی ہے۔ اگر بہائیت بذات خود ایک حقیقت ہے نہ کہ اوہام کا پلندہ۔ تو اس حقیقت کا اعلان کیوں نہیں کیا جاتا۔ گویا لوگ اپنے اپنے مذہب کو خیرباد کہہ کر بہائیت میں اس لئے داخل ہوں۔ کہ حقیقت کی آزادانہ تحقیق کی جائے۔ اور پھر تحقیق کے بعد جہاں حقیقت ملے۔ بہائیت کو چھوڑ کر اس کی طرف رخ کر لیا جائے۔ قارئین خوب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس حالت میں بہائیت کی کیا پوزیشن ہے

"تمام مذاہب کا اصل الاصول ایک ہی ہے" یہ ہے بہائیت کے تمدن کا دوسرا اصل اور اگر ایک اور اصل کو اس کے ساتھ ملا لیا جائے۔ تو پہلے اصل کی قلعی کھل جاتی ہے۔ وہ اصل ہے یہ "تمام دنیا کے لئے ایک عبادت گاہ بنائی جائے۔ جس میں تمام مذاہب کے پیرو اپنے اپنے طریق پر "ایک باپ" کی عبادت کریں"۔

اب جبکہ تمام مذاہب کا اصل الاصول ایک ہی ہے۔ اور تمام مذاہب ایک ہی عبادت گاہ میں اپنے اپنے طریق پر عبادت کریں۔ تو حقیقت کی آزادانہ تحقیق سے کیا مراد ہو سکتی ہے۔ معلوم ہوا کہ چونکہ "حقیقت کی آزادانہ تحقیق" ایک رنگین فقرہ ہے۔ اس لئے اس کو بھی اپنے اصول میں شامل کر لیا گیا ہے۔ ورنہ نہ کسی تحقیق کی ضرورت ہے۔ اور نہ کسی تحقیق کی طرف رغبت دلانا اس اصول کا مقصد۔

اسی قسم کے چند ایک اور اصول پیش کر کے ان کو بہائیت کے تمدنی اصول کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔ ورنہ ان کی حقیقت معلوم۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک بے اصول گتھی کا نام بہائیت ہے جسے جو جس طرح چاہے کھینچ کر لے جائے۔ اور پھر بھی مطلب مفقود رہے۔ جب تک مذہب کی آڑ میں یہ کھیل کھیلا جا رہا تھا۔ لوگ یہ سمجھنے سے قاصر تھے۔ کہ یہ تحریک مذہب کے نام سے ×

× کس طرح وابستہ کی جا سکتی ہے۔ اور اب جبکہ بعض حلقوں میں اسے سیاست کا جامہ پہنایا جا رہا ہے دیکھنے والے حیران ہیں۔ کہ یہ بے اصولاپن کس ڈھٹائی کے ساتھ سیاست کا نام حاصل کرنے میں مصروف ہے۔ آئندہ دیکھئے بہائیت سیاست کا جامہ بھی اتار کر کس بہروپ میں دنیا کے سامنے پیش ہوتی ہے۔

"کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائینگے" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مشرقی افریقہ کے اصل باشندوں میں زبردست بیداری

بکثرت اشاعت اسلام کے متعلق بہترین موقعہ اور خوشکن توقعات

(از مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب مجاہد احمدیت مشرقی افریقہ)

(۲)

حکومت کی انتظامی کونسلوں میں افریقن ممبر

حکومت نے اس عام بیداری کو دیکھتے ہوئے۔ ہر سہ علاقوں کی لیجسلیٹو کونسلوں میں افریقن ممبروں کو نامزد کیا ہے۔ یوگنڈا میں تین افریقن جو تینوں عیسائی ہیں۔ کینیا کالونی میں ایک مستقل ممبر ہے۔ اور ایک قائمقام حال ہی میں نامزد کیا گیا ہے۔ یہ دونوں عیسائی ہیں۔ ٹانگانیکا کی کونسل میں دو افریقن چیف بطور ممبر نامزد کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک موشی کا رہنے والا ہے۔ جو Chaga قبیلہ کا افریقن ہے۔ یہ وہ قبیلہ ہے۔ جو ٹانگانیکا کے قبائل میں سے سیاسی طور پر زیادہ بیدار ہے۔ چونکہ علاقہ کی زمین زرخیز ہے اور کافی (Coffee) بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ ان کی اپنی Coopration سوسائٹی ہے۔ ایک لمبا عرصہ اخبار سنرائز Sunrise میں اس چیف کو بھیجتا رہا ہوں اور ذاتی طور پر ملنے کا بھی موقع ملا ہے۔ دوسرا چیف شینانگا کے علاقہ کا ہے۔ جو ٹبورا کے ساتھ ملتا ہے۔ گورنمنٹ سکول ٹبورا میں چند سال ہوئے یہ نوجوان پڑھتا تھا اور بوجہ اس کے کہ مسلمان ہے مجھ سے دو تین سال دینی تعلیم حاصل کرتا رہا۔ جب بھی ٹبورا آتا ہے اس سے ملنے کا موقعہ ملتا ہے۔ ٹانگانیکا کے سابق چیف سیکرٹری نے جو اس وقت انگلستان میں ہیں ان ہر دو افریقن ممبروں کے متعلق جو خیالات کولونیل آفس میں ظاہر کئے ہیں۔ Mr. Creech Jones انڈر سیکرٹری محکمہ نوآبادیات نے اپنی ایک تقریر میں ان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ٹانگانیکا کے چیف سیکرٹری نے

who spoke in glowing Terms of the admirable work which the two Africans were alreadey doing

بڑے اچھے الفاظ میں ان افریقن نمائندگان کا ذکر کیا ہے جو یہ قابل تعریف کام کر رہے ہیں۔ اور حکومت کا خیال ہے کہ دو مزید افریقن نمائندے کونسل کے لئے مقرر کئے جائیں۔ مقامی اخبارات نے بھی ٹانگانیکا کے افریقن ممبروں کی تقریروں کو جو انہوں نے گزشتہ کونسل میں کیں۔ موٹے ہیڈنگ دے کر شائع کیا ہے۔ بلکہ ان کے عمدہ بیانوں پر بعض اخبارات نے لیڈنگ آرٹیکل لکھے ہیں۔

افریقن کے مزید مطالبات

اگرچہ ہر سہ کونسلوں میں افریقن کو تھوڑی بہت نمائندگی دے دی گئی ہے۔ لیکن ہر سہ علاقوں میں افریقن کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ نمائندگی نامزدگی سے آئندہ کے لئے نہ ہو بلکہ انتخاب کے ذریعہ ہو۔ اور خود افریقن اپنی حسب منشاء نمائندے چنیں۔ اسی طرح کونسلوں میں ہی نمائندگی کافی نہیں بلکہ ان لوگوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے۔ کہ مختلف مشاورتی بورڈوں میں بھی افریقن کو نمائندگی دی جائے۔ چنانچہ گزشتہ اجلاس میں جو کینیا لیجسلیٹو کونسل کا ہوا اس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ دو افریقن ممبر نیروبی میونسپل کونسل میں مقرر کئے جائیں۔ جن کی نامزدگی گورنر صاحب متی میں کریں گے۔ اور حکومت کے نظام میں زیادہ سے زیادہ حصہ افریقن کا رکھا جائے۔ مشرقی افریقہ کے بعض ایسے امور جو مشترکہ مفاد کے حامل ہیں۔ حکومت نے ان کی انجام دہی کے لئے جو سنٹرل اسمبلی کی تجویز بغرض غور و فکر پیش کی ہے۔ اس میں یورپین و انڈین کی نمائندگی کے برابر چار سیٹیں ان کو دی ہیں۔ لیکن باایں ہمہ افریقن کی طرف سے بڑے زور سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ ہائی کمشن نے جو چند سیٹیں نامزد کرنی ہیں۔ ان میں سے معقول حصہ افریقن کو دیا جائے۔ اور افریقن مفاد کی نمائندگی کے لئے کسی اور قوم کا آدمی نامزد نہ کیا جائے۔ جس طرح اس وقت تک بعض یورپین افریقن حقوق کی نمائندگی مقامی کونسلوں میں کرتے رہے ہیں۔ اب افریقن ہی مقرر کئے جائیں۔ اس مجوزہ نظام کے سلسلہ میں افریقن نے یہاں تک بھی کہا ہے۔ The union would appose any Proposal giving Africans an inferior position in the govt of their Country.

یعنی افریقن یونین ہر ایسی تجویز کی بڑی سختی سے مخالفت کرے گی۔ جو افریقن کی پوزیشن کو ان کے اپنے ملک کی حکومت میں گرانے والی ہو۔ اس سے بڑھ کر حکومت خود مختاری کا مطالبہ بھی افریقن اخبارات میں کیا جا رہا ہے۔

انگلستان وفد بھیجنے کی تجویز

ملکی باشندوں میں ایک عرصہ سے یہ بات دیکھنے میں آ رہی ہے۔ کہ وہ اپنے حقوق کو یا تو محفوظ خیال نہیں کرتا۔ یا انہیں پورے طور پر ان کے مفاد کے پیش نظر حقوق دیئے نہیں جاتے۔ اس سلسلہ میں کئی ایک باتیں ہیں جو افریقن پبلک کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح افریقن پر بعض قیود عائد کی گئی ہیں۔ گو حکومت کا یہ خیال ہے۔ کہ عوام کی بہتری کے لئے ان قیود کا ہونا ضروری ہے مگر افریقن گذشتہ کئی ماہ سے ایک "افریقن وفد" انگلستان بھیجنا چاہتے ہیں یہ وفد جو افریقن پر مشتمل ہوگا عمدگی سے اپنے معاملات اور مشکلات اور قیود کو انگلستان کی پبلک اور محکمہ نوآبادیات کے حکام کے سامنے پیش کر کے دور کرانے کی کوشش کریگا۔ اخبارات میں اس وفد کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے ان لوگوں نے اس وفد کے اخراجات کے لئے فنڈز کے واسطے اپیل کی ہے۔

اس اپیل پر یہ امر خوشی کا موجب ہے۔ کہ ہندوستانی اخبارات نے نہ صرف ہندوستانیوں کو تحریک کی ہے۔ کہ وہ افریقن کی امداد کریں بلکہ معقول رقم ہندوستانیوں کی طرف سے افریقن یونین کو پہنچ چکی ہے۔ اور کل رقم اس وقت بیس ہزار شلنگ کے قریب جمع ہو چکی ہے۔ جونہی مطلوبہ رقم جمع ہو گئی۔ افریقن لیڈرز کا ایک وفد انگلستان پہنچ کر اپنے معاملہ کو پیش کرے گا۔ افریقن سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اس طرح اپنے لئے کوئی بہتر صورت حال پیدا کر سکیں گے۔

اخبار Habari نے اس وفد کے لئے مالی امداد کی تحریک لیڈنگ آرٹیکل لکھ کر بڑے زور سے کی ہے۔ اس سلسلہ میں اس نے ایک بات قابل ذکر یہ لکھی ہے۔ کہ "ہم ہرگز ہرگز اس بات کی تائید میں نہیں ہیں۔ کہ ایشیائی روپیہ یا یورپین روپیہ سے افریقن وفد کو انگلستان بھیجیں۔ کیونکہ یہی وہ دو قومیں ہیں۔ جن کے مفاد سے ہمارے مفاد کا ٹکراؤ ہو سکتا ہے۔ اور ایک دن ہمیں صاف الفاظ میں ان کو کھری کھری سنانی پڑیں گی۔ ہم ان کی امداد کے بے شک شکر گذار ہیں۔ لیکن ہم افریقن کو انکی امداد پر ہی نہیں بیٹھ رہنا چاہیئے۔ بلکہ ہمیں خود اپنی امداد کے اصول پر عمل کرنا چاہیئے۔"

ہندوستانیوں اور یورپینوں کے خلاف

یہ حقیقت ہے۔ کہ آج سے چند سال قبل افریقن باشندے حکومت یا یورپین و ہندوستانی آبادی کے خلاف ایسے ریمارکس پاس نہیں کیا کرتے تھے۔ جس قسم کے آج کا افریقن کر رہا ہے۔ ہندوستانیوں کے خلاف اس جنگ کے ختم ہونے پر ایسٹ ایشیا کمانڈ کے علاقہ سے واپس آکر افریقن نے بیانات اور خطوط کے ذریعہ ہندوستانیوں کے خلاف بہت کچھ کہا۔ نہ یہ کہ ان کی مزید آمد کو روکا جائے۔ بلکہ یہ بھی کہ ان لوگوں نے ہمارے لئے تجارت کے راستے بند کر دیئے ہیں وغیرہ ذالک۔ یورپین کے خلاف تو ان لوگوں نے حد کر دی ہے۔ مندرجہ ذیل اقتباس اخبار Habari سے لفظ بلفظ ترجمہ کر کے پیش کرتا ہوں۔ لکھتا ہے:-

"اس بات کو اب ثابت کرنا کہ افریقن کے ٹرسٹی یورپین اپنی ذمہ واری کی ادائیگی میں ناکام ہو چکے ہیں. ایک لغو بات ہے کیونکہ گذشتہ پچاس سال سے ہم نے ان لوگوں کے طریق کار کو دیکھا ہے۔ اور بڑے غور سے ہم ان کی حرکتوں کا مشاہدہ کرتے آئے ہیں۔ جو افریقن کے خلاف یہ کرتے رہے ہیں۔ اور اب غیر سرکاری قرطاس ابیض ۱۹۱ جو مشترکہ مفاد کے لئے بطور بحث و تمحیص حکومت نے شائع کیا ہے۔ ان تجاویز نے ہم پر یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ ہم موجود ٹرسٹیوں سے محفوظ نہیں ہیں..... یہ حقیقت ہے۔ کہ اگر اس ملک کے یورپین چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں ان پر پورا اعتماد ہو۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ لوگ جو ان معاملات میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ بہت جلد قبل اس کے کہ معاملہ آب از سر گذشت والا ہو جائے اپنے اخبارات کے طریق کار پر طعن و تشنیع کریں۔ جو نہایت ہی غیر ذمہ وارانہ مضامین ہمارے خلاف شائع کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح گورنمنٹ کے خلاف کبھی لکھنے سے باز نہیں آتے۔ اور نہیں اپنی سیاسی مجلس کو جو Electors union کے نام سے موسوم ہے شور و غوغا کرنے سے روک دینا چاہیئے۔ اور چاند پر بھونکنے سے انہیں بند کرنا چاہیئے۔ (اصل الفاظ یہ ہیں and stop barking at the moon) جتنا زیادہ وہ شور مچائیں گے اتنا ہی زیادہ وہ ہم سے دور ہوتے چلیں جائیں گے۔ اور اعتماد میں کمی واقع ہوتی جائے گی۔"

کپانڈے سسٹم کی مخالفت

افریقن حکومت سے بار بار یہ کہہ چکے ہیں کہ کپانڈے سسٹم کو اڑایا جائے۔ Kipandee ایک چھوٹا سا کارڈ ہوتا ہے جو افریقن کے لئے ضروری ہے کہ ہر وقت اپنے پاس رکھے۔ ٹانگانیکا اور یوگنڈا میں اگرچہ یہ طریق نہیں۔ لیکن کینیا کالونی میں ہے۔ اس طریق کے خلاف افریقن نے کئی دفعہ غم و غصہ کا اظہار کیا ہے حتےٰ کہ Baraza اخبار جو یورپین وزیر انتظام سواحیلی میں شائع ہوتا ہے۔ اس نے بھی تازہ اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ جب ملحقہ علاقوں میں یہ طریق نہیں تو کینیا کے افریقن کے لئے کیوں ضروری ہے۔ کہ وہ ہر وقت اس کارڈ کو اپنے پاس رکھے۔ ورنہ مجرم گردانا جائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس قسم کے رجسٹریشن کے فوائد بھی ہیں۔ لیکن نقصانات بھی۔ خصوصاً جب پولیس میں دریافت کرتا ہے۔ اور اپنی اتھارٹی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بدسلوکی پر اتر آتا ہے، تو افریقن مشتعل ہو جاتا ہے۔ کہ یہ کیا بیہودہ طریق ہے۔ اخبار براذہ نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ایک کمیٹی مقرر کر کے جلد اس کے متعلق حکومت کوئی فیصلہ کرے۔ بعض یورپین نے کپانڈے سسٹم کو قائم رکھنے کے متعلق اخبارات میں لکھا ہے۔ افریقن نے ان کے اس قسم کے بیانات کو nonsense (بے ہودہ) قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ مجرموں کی شناخت کے لئے طریق مقرر کیا گیا تھا۔ ساری آبادی کو اس طرح مجرم سمجھنا ایک ایسا فعل ہے۔ جو لازمی طور پر افریقن کو رنجیدہ کرتا ہے۔

لیز کے طریق کی مخالفت

اسی طرح بعض قبائل کے لئے حکومت نے lease کے طریق پر دو لاکھ ایکڑ زمین علاقہ میں سے ریزرو کی ہے۔ افریقن شور مچا رہے ہیں۔ اور حکومت کو کوس رہے ہیں۔ کہ ملک ان کا ان کے باپ دادے کا۔ اور زمین انہیں کرایہ پر دی جا رہی ہے۔ یہ کیا اندھیر ہے۔ بڑی کڑی نکتہ چینی افریقن اخبارات نے اس پالیسی پر کی ہے۔ تازہ اخبارات میں افریقن لیڈروں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق جواب دے۔ اسی طرح حکومت کینیا نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ اٹھارہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر افریقن اس سال مقرر کئے جائیں گے۔ اس پر شور مچایا جا رہا ہے۔ کہ کیوں حکومت نے ابھی تک اس بارے میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ حکومت نے افریقن کی عام بیداری۔ اور تعلیمی و دماغی ترقی کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا ہے۔ کہ افریقن آفیسرز مقرر کئے جائیں سنا جاتا ہے کہ حکومت کا یہ خیال ہے کہ افریقن چیفس میں سے بعض پرانے و تجربہ کار آدمیوں کو یہ پوسٹ دے۔ لیکن افریقن اخبارات اس پالیسی کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں کہ It will be a great pity if we wake up one morning to find the eighteen posts filled with old illitrate chiefs.

یعنی یہ بے حد افسوس کا مقام ہوگا۔ کہ جب ہم ایک صبح بیدار ہوں۔ اور اٹھارہ بوڑھے غیر تعلیم یافتہ چیفس کو ایسی اہم ملازمتوں پر بیٹھا دیکھیں"۔ (معلمو، ۲۰ فروری)

افریقن کافی بیدار ہو چکے ہیں

لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہ دن قریب ہے۔ کہ افریقن انتظامی آفیسرز کی حیثیت سے سرکاری افسروں میں کام کر رہے ہوں گے۔ اور علاقوں میں بطور آفیسرز پھر رہے ہوں گے۔ کونسلوں کی ممبری۔ اخبارات کی ایڈیٹری۔ بورڈوں میں شرکت۔ دماغی ترقی یہ سب باتیں ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ افریقن کافی بیدار ہو چکا ہے۔ اور وہ بہت آگے جانے کی تڑپ اپنے اندر رکھتا ہے۔ ان کی ترقی کو روکنا خطرناک غلطی ہوگی۔ لیکن تیز رفتاری کے رخ کو کسی عمدہ رنگ میں پھیر دینا بڑی عقلمندی ہوگی۔ ان کو اگر ترقی سے روکا گیا۔ تو اس کا نتیجہ فساد اور بے چینی کا پھیلنا ہوگا۔ کیونکہ اب بچہ بچہ اس خواہش سے بے قرار نظر آتا ہے۔ کہ وہ ہر رنگ میں بڑھے اور ترقی کرے۔

تیز رفتار کی ضرورت

چند سالوں کا ذکر ہے۔ یوگنڈا میں محکمہ تعلیم کے نئے ڈائرکٹر کے آنے پر ایک دعوت ہوئی۔ اور اس میں مختلف تقریریں بھی ہوئیں۔ ڈائرکٹر نے کہا۔ کہ "ہمیں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور تیز رفتار تعلیم کے معاملہ میں نہیں ہونا چاہیئے۔" مسٹر سروانو کلوبیا جو ان دنوں یوگنڈا گورنمنٹ کا وزیر مال تھا۔ اور بڑا سمجھدار و معقول آدمی ہے۔ کہنے لگا کہ کہ آپ لوگ۔ تو جہاں ڈاک تین ماہ میں آتی تھی۔ اس کو ایک ماہ میں لانے لگے۔ اور اس پر بھی مطمئن نہیں۔ پھر پندرہ روزہ اور اب ہفتہ بلکہ تین روز میں لنڈن سے یہاں پہنچنا اور ڈاک دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر ہمیں کہتے ہیں کہ آہستہ آہستہ چیونٹی کی چال چلیں۔ اس طرح ہم کب تک اپنے مقصود کو حاصل کر سکیں گے۔"

تجارت کا چرچا اور تمدن میں ترقی

کینیا کالونی اور یوگنڈا کے افریقن میں تجارت کا کافی چرچا ہے۔ اور وہ موٹرو لاریوں کو چلانے کے علاوہ ریزروں میں دکانیں بھی کھول رہے ہیں۔ مارکیٹوں میں جاتے ہیں۔ اور خوب بزنس کرتے ہیں۔ ٹانگانیکا کے افریقن میں بھی یہ کسی حد تک ہے۔ مگر بہت کم۔ سوائے ٹانگانیکا کے شمالی علاقہ کے جہاں کے افریقن تجارت میں مشغول ہیں۔ اور اپنی کواپریٹو سوسائٹیاں ان لوگوں نے کھول رکھی ہیں۔ یوگنڈا اور کینیا کے علاقوں میں افریقن کے ہاتھ میں تجارت دن بدن زیادہ جا رہی ہے۔

ایک دفعہ ایک افریقن اخبار کے ایڈیٹر نے مجھے کہا۔ "یہاں کے لوگ بزنس کی طرف زیادہ رجحان رکھتے ہیں۔ مذہب کی طرف کم رجحان ہے۔" عمدہ۔ صاف اور ستھرا لباس اب اکثر افریقن مرد اور عورتیں پہنتی ہیں۔ یورپین طرز کا لباس انہیں زیادہ بھاتا ہے۔ چیفس اور معزز عربوں کا لباس لمبا کرتہ اور جبہ بھی شوق سے پہنتے ہیں۔ مجھے مختلف چیفس افریقن معززین کے گھروں میں جانے کا موقعہ ملا ہے۔ کینیا اور یوگنڈا میں ان کے عمدہ پختہ گھر ہیں۔ اور مغربی سامان سے آراستہ۔ بعض گھرانوں میں چھری کانٹوں کا بھی استعمال دیکھا ہے۔ ٹانگانیکا میں اسلامی اثر چونکہ غالب ہے۔ اس لئے کلریکل سٹاف کے علاوہ بالعموم لوگ لمبا کرتہ پہنتے ہیں۔ عیسائی لوگ اکثر کوٹ پتلون استعمال کرتے ہیں۔ اور اب چمڑے کا لباس اور ننگا پن شہروں۔ دیہاتوں اور آباد حلقوں میں کبھی کبھی ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ سوائے جنگلات اور آبادی سے دور رہنے والوں کے باقی عام لوگ حتی المقدور کپڑا استعمال کرتے ہیں۔

مذہبی بیداری

مذہبی لحاظ سے بھی افریقن میں نمایاں بیداری پائی جاتی ہے۔ ٹانگانیکا میں اسلامی اثر غالب ہے۔ کینیا کالونی کا وہ علاقہ جو ساحل کے ساتھ ساتھ چلا جاتا ہے۔ اس میں اسلام کا زور ہے۔ اندرونی علاقوں میں عیسائیت کا نفوذ ہے۔ یوگنڈا میں گزشتہ پچاس سال کے اندر عیسائیت نے زور پکڑا ہے۔ لیکن اس کے باوجود افریقن عیسائیوں کی باتوں اور حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عیسائیت سے مطمئن نہیں۔ حال ہی میں کینیا کالونی کے میانزہ پراونس کا میں دورہ کر کے آیا ہوں۔ بار بار یہ بات سننے میں آئی ہے۔ کہ یہ عیسائیت ان کی ضروریات اور ان کے حالات کے ہرگز ہرگز مناسب نہیں۔ اسلامی تعلیم کو جب یہ لوگ سنتے ہیں۔ تو اسلام کو عزت و شوق سے دیکھنے لگتے ہیں۔ اگرچہ مسلمانوں نے ان میں تبلیغ کا کام نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان لوگوں میں سے اکثر نے مجھے یہ بتایا۔ کہ پہلی مرتبہ ہمارے علاقہ میں اسلام کی تبلیغ تم نے آکر کی ہے۔ اور جب اسلامی باتوں کو سنتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ یہ اسلام ہے؟ ہمیں تو کچھ کا کچھ بتایا جاتا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ تعلیمی بیداری کے ساتھ ساتھ افریقن کا رجحان اسلام کی طرف یکلخت ہوگا انشاء اللہ العزیز۔ کئی افریقن کو جو ہر سہ علاقوں میں رہتے ہیں۔ یہ بھی کہتے سنا ہے۔ کہ عیسائیت تو حکومت کا ایک حصہ ہے۔ اسے مذہب و ایمان سے کیا تعلق ہے۔ وہ دن قریب چلا آتا ہے کہ جب اسلام کا نمایاں غلبہ ان علاقوں میں بھی ہوگا۔ جہاں اس وقت عیسائیت کا ظاہری اثر دکھائی دیتا ہے۔ وہ لوگ جو لامذہب ہیں۔ وہ اس حالت میں رہنا اب پسند نہیں کرتے۔ اور کسی نہ کسی مذہب کے ساتھ شامل ہونا باعث عزت خیال کرتے ہیں۔ یہ امر موجب مسرت ہے کہ افریقن مسلمان اب کئی ایک علاقوں میں اپنی تنظیم اور انجمنیں قائم کر رہے ہیں۔ اور اپنی بساط کے مطابق مفید کام بھی کر رہے ہیں۔

احمدیہ مشن کی اسلامی خدمات!

احمدیہ مشن نے اسلام کی تائید میں اور عیسائیت کی تردید میں زبردست لٹریچر شائع کر کے مسلمانوں میں جرأت پیدا کر دی ہے اور وہ سمجھنے لگے ہیں۔ کہ اسلام کی صداقت نہائت ہی نمایاں ہے۔ اور اسلام اپنی خوبیوں کے لحاظ سے بے مثال مذہب ہے ہر طرف سے ہم سے لٹریچر کی مانگ ہو رہی ہے۔ یا تو وہ زمانہ تھا۔ کہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر کے متعلق یہ لوگ خیال کرتے تھے کہ کسی اور زبان میں کرنا گناہ ہے۔ یا اب وہ بار بار پوچھتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی تفسیر اس سواحیلی زبان میں کب مہیا کی جائے گی۔ احمدیہ مشن کی اس بارے میں جو کوشش ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب دوسرے مسلمان شیوخ و علماء بھی چھوٹی چھوٹی کتب سواحیلی زبان میں شائع کرنے لگے ہیں۔ سب سے پہلا رسالہ سواحیلی زبان میں اسلامی تبلیغ کا احمدیہ مشن نے شائع کرنا شروع کیا۔ اور مسلمان افریقن نے کافی دلچسپی لی۔ باوجود ہماری سخت مخالفت کے میں نے دیکھا ہے کہ مخالف ہمارا لٹریچر بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ اور اسلام کی تائید اور عیسائیت کی تردید کے زبردست دلائل پڑھ کر خوشی سے اچھلنے لگتے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

یہ عام بیداری جو مختلف صوبوں میں پائی جاتی ہے اس نے اس ملک میں باہر سے آکر بسنے والی قوموں کو کسی حد تک چوکنا کر دیا ہے۔ اور انہیں اب افریقن کی آواز پر کان دھرنے پڑتے ہیں۔ یا تو وہ زمانہ تھا۔ یا تو وہ زمانہ تھا۔ کہ ان کو ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ اور ادنیٰ خیال کیا جاتا یا اب یہ وقت آچکا ہے۔ کہ ان کی آواز اور ان کے مفاد کو جب تک مقدم نہ کیا جائے اور ان کے ساتھ عمدہ تعلقات پیدا نہ کئے جائیں۔ باقی قوموں کے حقوق خطرہ میں ہیں۔ خدا تعالیٰ نے سچ کہا "کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے" اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ چھوٹے لوگ اب بڑے بن چکے ہیں۔ اور ابھی انہوں نے اور آگے بڑھنا ہے۔ والسلام

دو غیر مبائعین کی توبہ اور درخواست معافی

(۱)

بحضور سیدنا و مولانا حضرت فضل عمر فخر رسل امیر المومنین۔ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

حضور والا۔ عرصہ تقریباً آٹھ دس ماہ کا ہوا۔ کہ خاکسار نے اپنی لڑکی کا نکاح بعض شدید مجبوریوں کے باعث باوجود امیر جماعت احمدیہ سامانہ کے منع کرنے کے بعض پیغامیوں اور مخرجین کی امداد سے اپنے قریبی رشتہ دار غیر احمدیوں کے ہاں کر دیا تھا۔ فضل الرحمن صاحب غیر مبائع نے لڑکے سے ایک جعلی تحریر بھی لکھوائی۔ کہ وہ احمدی ہے۔ حالانکہ اس لڑکے نے نہ اس وقت نہ اس سے پہلے بیعت کی تھی۔ اور نہ بعد میں کی ہے بعد ازاں امیر جماعت احمدیہ سامانہ کی رپورٹ پر خاکسار کو جماعت سے خارج کر دیا گیا۔ اس عرصہ میں خاکسار نے جو دن گذارے ہیں۔ وہ غیر مطمئن تھے۔ وہ روح جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احمدیوں میں ہونی چاہیئے۔ پیغامیوں میں ہرگز نہیں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی برحق سمجھتا ہوں۔ اور آنحضور کو خلیفہ وقت تصور کرتا ہوں۔ ان امور سے میں اپنے اخراج کے دنوں میں بھی منحرف نہ تھا۔ اس پر خدا شاہد ہے حضور والا۔ میں جماعت سے کٹ کر اطمینان کی زندگی بسر نہیں کر سکتا موجودہ حالات میں میرا مستقبل تاریک ہے حضور والا عاجز کو للہ معاف فرما کر جماعت میں شمولیت کا شرف بخشیں۔ اور میری کمزوریوں پر چشم پوشی فرمائیں اور دعا فرمائیں۔ اور دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچا احمدی ہونے اور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار حبیب احمد احمدی سامانہ ریاست پٹیالہ

(۲)

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

حضور والا۔ میں منشی حبیب احمد سامانہ کا بالغ فرزند ہوں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ کہ میرے والد صاحب کا اخراج از جماعت ہوا تھا۔ جس میں پیغامیوں اور مخرجین کا کافی دخل تھا۔ اس سلسلے میں فائدہ اٹھاتے ہوئے فضل الرحمن صاحب مخرج نے میری طرف سے دستخط کرا کے ایک تحریر پیغام صلح میں شائع کرائی۔ کہ مجھ پر ثابت ہو گیا ہے۔ کہ موجودہ خلیفہ برحق نہیں۔ اور یہ کہ میں جماعت سے علیحدگی کا اعلان کرتا ہوں" وغیرہ اس سے مقصد یہ تھا۔ کہ اس اور ایسی ہی اور شرارتوں سے فضل الرحمن صاحب کی کچھ کارگذاری غیر مبائعین کی نظر میں ثابت ہو جائے۔ اس عرصہ میں میرے والد صاحب حضور والا کی صحتیابی کے لئے رو رو کر دعائیں کرتے رہے ہیں۔ اور میں اتنا مزور سمجھتا تھا۔ کہ یہ حالت ہمارے لئے بے اطمینانی کی ہے۔ گو یہ سب شرارت پیغامیوں کی تھی۔ لیکن پھر بھی میں نادم اور شرمندہ ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ مجھے اور میرے اباجی کو للہ معاف فرمایا جائے۔

خاکسار نذیر احمد ولد حبیب احمد سامانہ ریاست پٹیالہ

تحریک جدید کے انسپکٹر کا دورہ

ملک احمد خان انسپکٹر تحریک جدید سکھ نگر میں دورہ کر رہے ہیں۔ اور میاں محمد یعقوب صاحب اپنے حلقہ کا دورہ ختم کر چکے ہیں اب شہر لاہور اور شہر امرتسر کا دورہ شروع کرنے والے ہیں احباب ان کے ساتھ تعاون فرمائیں تا دفتر دوم خدا کے فضلوں سے کامیاب ہو

"بیٹھ کر علمی اور دینی باتیں کی جائیں" (ارشاد حضرت امیر المومنین) (تفہیم اطفال)

تعدد ازواج پر ویدک دھرم کی بنیاد

ویدک زمانہ میں تعدد ازدواج پر عام عمل ویدک لٹریچر کو دیکھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں تعدد ازدواج پر عام عمل ہوتا تھا۔ ملاحظہ ہو ایترا برہمن ادھیائے ۱۲ (ترجمہ) "ایک آدمی کی بہت سی بیویاں ہوتی ہیں"

یہاں یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے۔ کہ ایک آدمی کی دو بیویاں یا تین بیویاں نہیں کہا بلکہ "بہت سی" کہا ہے جس سے صاف ثابت ہے۔ کہ اس زمانے میں اکثر لوگ قریباً ایک ایک درجن شادیاں بیک وقت کرتے تھے۔ اور ہرشی سوبھری کی مثال ہمارے دعویٰ کی زبردست مصدق و مؤید ہے۔ اور اس عبارت کا لفظ بہویہ (بہت سی) بذات خود زبردست ثبوت ہے

ویدک دھرم اور ویدوں میں یگیہ کی بہت تعریف آئی ہے اور یہ کئی قسم کا ہوتا ہے۔ سب سے بڑا یگیہ "اشومیدھ" ہوتا ہے۔ اسے بعض کتب نے "کرتو راٹ" یعنی یگوں کا راجا لکھا ہے

اس کے لئے اتنی تاکید کی گئی ہے کہ پنڈت دیانند صاحب نے بھی صاف لکھا ہے کہ "اسے ہمیشہ کرنا چاہیئے اس سے دنیا کا بہت فائدہ ہوتا ہے" (ستیارتھ پرکاش سمولاس ۴) اور ویدک لٹریچر کی کتب میں اس کا بہت بڑا ثواب بتایا گیا ہے۔ اس کے کرنے کا جو طریق بیان کیا گیا ہے وہ شروت سوتر نام کی کتب میں ہے اور ان کتب کو پنڈت دیانند صاحب نے بھی معتبر مانا ہے۔ یہ یگیہ راجا ہی کرتے تھے۔ اور انہی کو کرنیکا اختیار تھا۔ اس کا طریق بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کاتیاین شروت سوتر ادھیائے ۲۰ سوتر ۱۲ کنڈکا ۱ "راجا کی چار بیویاں ایک ایک سو لونڈی سمیت زیور وغیرہ پہن کر یگیہ کرنے کے مقام پر آتی ہیں" یہ حوالہ اس مستند کتاب کا ہے جسے سب معتبر سمجھتے ہیں۔ اور یہ بات بھی ہر عقلمند کو مسلم ہے کہ کوئی قاعدہ بھی شاذ کا حکم رکھنے والی چیزوں کی بنا پر نہیں بنتا۔ بلکہ اکثریت کے اعتبار سے ہی بنا کرتا ہے۔ مثلاً اکثر انسان دو آنکھوں والے ہوتے ہیں بعض کانے اور بعض اندھے بھی ہوتے ہیں۔ مگر ایک آنکھ والے اور دونوں آنکھوں سے محروم کم ہوتے ہیں۔ اسلئے ہر عقلمند یہی کہتا ہے کہ "انسان کی دو آنکھیں ہوتی ہیں" یہ قاعدہ اکثریت کے اعتبار سے بنا ایسا ہی دوسرے قاعدے کیلئے بھی اکثریت کے اعتبار سے بنا کرتے ہیں اب اشومیدھ یگیہ کا جو یہ قاعدہ اور طریق بیان کیا گیا ہے کہ "راجہ کی چار بیویاں یگیہ کی جگہ پر معہ ایک ایک سو لونڈی کے آتی ہیں" یہ اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ اس زمانہ میں عام راجہ اور دوسرے لوگ تعدد ازدواج پر عمل کرتے تھے۔ پھر رگوید اور اتھروید میں اپنی سوت کو ذلیل و خوار کرنے کے کئی منتر کئے گئے ہیں۔ چنانچہ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۴۵ پورے کا پورا اس بیان میں ہے بطور نمونہ کے لئے ملاحظہ ہو منتر اول (۱) "میں اس طاقتور جڑھ کو اکھاڑتی ہوں۔ جس سے اپنی سوت کو باندھا جاتا ہے۔ اور جس سے عورت اکیلی ہی خاوند کو پاتی ہے یعنی خاوند کو محض اپنے لئے خاص کر لیتی ہے"

یعنی "اے طاقتور، اچھے نقیب والی ذلیل کرنے والی۔ اور اوپر کو اٹھے ہوئے پتوں والی جڑھ اس میری سوت کو تو دور دفع کر۔ اور خاوند کو مجھ اکیلی کے لئے کر دے"

اس قسم کے اور منتر بھی اس سوکت میں اور اتھروید میں بھی یہ منتر موجود ہیں ان سے صاف ثابت ہے۔ کہ اس زمانہ میں تعدد ازدواج کا ویدک دھرمی لوگوں۔ ان کے راجاؤں۔ اور ان کے بزرگوں رشیوں میں عام رواج تھا۔ اور یہ مسئلہ ویدک دھرم کی بنیاد ہے یہی وجہ ہے کہ شادی نہ کرنے والے کو ویدک دھرم نے اچھا نہیں قرار دیا۔ بلکہ برا کہا ہے۔ صاف لکھا ہے (ترجمہ) جب تک مرد شادی نہیں کرتا۔ تب تک وہ ادھورا ہی رہتا ہے۔

پھر بیٹے کو نجات کا بہترین ذریعہ ویدک لٹریچر نے قرار دیا ہے۔ لہذا عمداً شادی نہ کرنے والا مرد ازروئے ویدک لٹریچر ادھورا۔ ناقص۔ ویدک دھرم کا نافرمان۔ اور بزرگ رشیوں کے طرز عمل کے خلاف کام کرنے والا ہے اس سے یہ بھی صاف ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعدد ازدواج پر عمل کرنا یا آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا اس مسئلے پر عمل کرنا ازروئے ویدک دھرم بھی عین نیکی ہے۔

آریہ سماجی دوستو! اگر یہ باتیں غلط ہیں تو اس کی تردید کرو۔ اور اگر نہیں بلکہ ویدک لٹریچر کی بیان کردہ یہ سچی باتیں ہیں تو صاف اعلان کرو کہ تعدد ازدواج پر عمل کرنا ازروئے ویدک دھرم بہت بڑی نیکی ہے۔ اور یہ مسئلہ ویدک دھرم کی بنیاد ہے۔

آریہ سماجی کہا کرتے ہیں۔ کہ پنڈت دیانند صاحب ویدک دھرم کے سچے اور جاں نثار خادم تھے۔ اور وہ اس کے پرچار کے لئے آئے۔ اور عمر بھر اسی کام میں لگے رہے۔ اور پرانے رشیوں مہارشیوں کے آپ سچے معتقد تھے۔ مگر پنڈت صاحب کا باوجود تندرست ہونے کے بھی عمر بھر مجرد رہنا۔ ان دعاوی کو جڑھ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ اور یہ بھی بتا رہا ہے۔ کہ پنڈت دیانند صاحب کا اصل مقصد ویدک دھرم کا پرچار نہیں بلکہ کچھ اور ہی تھا۔ اور یہی حقیقت ہے۔ ورنہ وہ خود اس طرح عمر بھر ویدک دھرم اور بزرگ رشیوں کے طریق کے خلاف عمل کیوں کرتے لاہور میں جب آپ نے آریہ سماج قائم کی۔ تو اس کا پریذیڈنٹ پنڈت صاحب نے لالہ مول راج کو بنایا۔ جو کہ با اثر پکا دہریہ اور ویدوں کا دشمن تھا۔ اور آریہ سماج کا پریذیڈنٹ بننے کے بعد بھی وہ پکا دہریہ رہا۔ اسی طرح اور کئی عہدیدار آپ نے ایسے چنے جو ویدوں کے سخت مخالف تھے۔ اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ پنڈت صاحب کا اصل مقصد کچھ اور تھا۔ وید اور ویدک دھرم کو تو آپ نے اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض خاص ملاقاتوں میں پنڈت دیانند صاحب نے اس حقیقت کا خود اظہار کیا اور ویدوں کے الہامی ہونے کا صاف انکار کر دیا۔ ہم انشاء اللہ کسی فرصت میں اس کے متعلق بھی عرض کریں گے۔ اگر پنڈت دیانند جی کے دل میں ویدک دھرم کی عزت یا وقعت ہوتی۔ تو نہ وہ خود مجرد رہتے۔ اور نہ تعدد ازدواج پر عمل کرنے والوں پہ اعتراض کرکے ویدوں اور بزرگ رشیوں کی توہین کرتے۔ خاکسار چنن ویدی ناصرالدین عبداللہ از قادیان

ہمارے دو مخلص انصار کی تبلیغی مساعی

ممتاز الاطباء حکیم یوسف علی صاحب ساکن چک ۲۵۵ ضلع لائل پور اور میاں امیرالدین صاحب ساکن چک ۴۱۵ درکھانہ ضلع جھنگ۔ ہر دو کو تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پندرہ پندرہ دن تبلیغ کیلئے بھجوایا گیا۔ انہوں نے مل کر اور انفرادی طور پر نہایت عمدہ طریق سے ٹھوس تبلیغ کی۔ جہاں پر بھی وہ تبلیغ کے لئے گئے۔ لوگوں نے اچھا اثر قبول کیا۔ اور بعض لوگ احمدیت کے بہت قریب آ گئے۔ بفضلہ تعالےٰ ان کی مساعی کے بہتر نتائج نکلنے کی امید ہے۔ ان کی تبلیغی مساعی کا خلاصہ دوسرے احباب کی ترغیب اور ان کے لئے تحریک دعا کے طور پر شائع کیا جاتا ہے۔

انہوں نے ۳۱ دیہات میں ۲۱۰ احباب کو پیغام حق پہنچایا۔ اور ۲۵۰ میل کا سفر پیدل اور بعض جگہ ریل کے ذریعہ کیا۔ دس احباب جو اکا دکا کہیں پر تھے۔ تنظیم انصار میں شامل کیا۔ اور بہت سی انجمنوں میں جا کر احمدیوں کو تبلیغ کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ اور ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور خدام کو مجلس خدام میں شامل ہونے کی تلقین کی۔

امیرالدین صاحب نے باوجود کم علم ہونے کے ایک عربی صدر معلم سے نہایت دلچسپ مناظرہ کیا۔ معلم صاحب باوجود عربی دان ہونے کے ان کے آگے لاجواب ہو گئے۔ یہ مناظرہ مختصر طور پر الفضل میں اشاعت کے لئے علیحدہ بھیجا جا رہا ہے۔ زبانی تبلیغ کے علاوہ لوگوں کو ٹریکٹ اور اشتہار اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور دیگر بزرگوں کی تقسیم کیں۔ اخبار الفضل کے بہت سے پرچے۔ قریباً یکصد ٹریکٹ اور اشتہارات بھی تقسیم کئے۔ دوسرے انصار بھی اگر اس جوش اور ولولہ سے تبلیغ کا کام شروع کر دیں۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز افراد جماعت سے توقع رکھتے ہیں۔ تو بفضلہ۔ وہ دن دور نہ ہوں گے۔ کہ ہم احمدیت کی غیر معمولی ترقی اپنی آنکھوں سے دیکھ لینگے۔ (ابو العطاء جالندھری نائب ناظر تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ)

طلبہ میٹرک کیلئے بیس روزہ نصاب

ہمارے نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد میٹرک کے امتحانوں میں شامل ہوئی ہے امتحان سے فراغت کے بعد ان کے لئے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ۲۲ شہادت (اپریل) تا ۱۲ ہجرت (مئی) ایک بیس روزہ کلاس کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ طلبہ کے وقت کو انشاء اللہ بہترین طریق پر استعمال کرایا جائے گا۔ اور کوشش کی جائے گی۔ کہ ان بیس ایام میں بغیر کسی ناخوشگوار بوجھ کے وہ زیادہ سے زیادہ دینی معلومات حاصل کر سکیں۔ تمام طلبہ جو آنا چاہتے ہوں شعبہ تعلیم کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے لئے رہائش وغیرہ کا انتظام کیا جا سکے۔ قادیان میں مقیم طلبہ بھی ہمیں اپنی شمولیت کے ارادے سے مطلع فرمائیں۔

قائدین و زعماء کرام ایسے تمام طلبہ کی مجموعی طور پر فہرست مرتب کرکے ارسال کریں اور وقت پر ان کو قادیان بھجوا دیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ زیادہ سے زیادہ طلبہ اس میں شامل ہوں۔ کیونکہ حضرت اقدس نے گذشتہ سال اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اس کلاس میں کم از کم سو طلبہ تو ہونے چاہئیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے سلطان القلم قرار دیا ہے۔ حضور نے اسی قلم سے سیف کا کام لیتے ہوئے دشمن کو پامال کیا۔ اور یہی بڑا ہتھیار ہے جو حضور علیہ السلام نے اپنے خدام کے ہاتھ میں دیا۔ مجلس انصار سلطان القلم خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی اپنے نوجوانوں میں تحریر کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے یہی طریق استعمال کرتی ہے۔ اس سال پہلے مقابلے کے لئے یہ مضمون تجویز کیا گیا ہے۔ "موجودہ زمانے کا مصلح" اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس مقابلے کے لئے پیش کریں۔ مضمون کی ضخامت سات تا بارہ فلسکیپ صفحات ہو۔ یہ مضامین ۳۰ اپریل تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں اول۔ دوم اور سوم رہنے والے خدام کو انعامات دیئے جائیں گے مضمون میں مندرجہ ذیل شقوں کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے۔ ۱۔ قدیم ربانی سنت یہ ہے کہ ہر تاریک زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلحین مبعوث ہوتے ہیں۔ ۲۔ موجودہ تاریک زمانے میں ایک مصلح کی ضرورت تھی اور اس کا انتظار تھا۔ ۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ موعود مصلح ہیں۔ جن سے یہ کام سرانجام ہوا۔

(بشارت الرحمن سیکرٹری مجلس انصار سلطان القلم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) نواب اکبر یار جنگ صاحب کے لڑکے حمید الدین صاحب بعارضہ آشوب چشم بیمار ہیں۔ (۲) شیخ خوشی محمد صاحب لنگے ضلع گجرات کی اہلیہ سخت بیمار ہیں۔ وہ خود بھی بعض تکالیف میں مبتلا ہیں۔ (۳) مکرم حامد حسین خان صاحب معاون ناظر دعوت و تبلیغ کا ایک نواسہ امسال بی۔ اے کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے اور دوسرے نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ (۴) محمد اکبر خان صاحب جنٹر اسپیکٹر ڈی۔ سی کارڈ کا انجیئرنگ۔ لڑکی جامعہ نصرت کے درجہ ممہدہ کا امتحان دے رہی ہیں۔ (۵) عبد اللطیف صاحب پھیر نسوچی کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن نور ہسپتال میں ہوا ہے۔ (۶) سید ریاض احمد صاحب شملہ کا لڑکا طارق فیاض بیمار ہے۔ (۷) شمشاد احمد صاحب سیالکوٹ کو ابھی مکمل صحت نہیں ہوئی۔ (۸) ڈاکٹر سلطان علی صاحب سکنہ ماڑی بچیاں کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ انکی بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ (۹) مولوی عبد الواحد خانصاحب امیر جماعت احمدیہ میرٹھ کا پوتا بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

جماعت کے دوست اسکی خریداری کیطرف توجہ کریں

(از حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب مدظلہٗ)

مکتب تعلیم کے نام کے تحت مشتاق احمد صاحب اختر لکھنوی نے ایک سلسلہ رسالہ جات شروع کیا ہے جس کے دو حصے میں نے دیکھے ہیں جماعت احمدیہ کے چھوٹے بچوں کیلئے اس کا مطالعہ بہت مفید ہوگا ہے۔ اس میں سادہ اردو میں بچوں کی تربیت اور تعلیم کے ضروری مضامین کو جمع کیا گیا ہے میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر ان مختصر رسالوں کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔ تو جماعت احمدیہ کے بچوں کو انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ مگر یہ رسالے اسی صورت میں نکل سکتے ہیں۔ جب جماعت احمدیہ کے دوست اس کی خریداری کی طرف توجہ کریں۔ ان رسالوں کے مضامین صرف بچوں کے لئے نہیں بلکہ بہت سے بڑی عمر کے لوگوں کے لئے بھی مفید ہو سکتے ہیں۔ (دستخط میاں شریف احمد صاحب مدظلہ)

(نوٹ) مکتب کے تین نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ چوتھا زیر طبع ہے۔ خریداری مقامی صرف دو روپے غیر مقامی دو روپے آٹھ آنے (دفتر مکتب الحکم سٹریٹ قادیان)

فوری ضرورت

(۱) نظارت امور عامہ میں ایک "معاون ناظر امور عامہ" کی جگہ خالی ہے۔ جس کو پر کرنے کے لئے ایک گریجویٹ کی ضرورت ہے۔ اس اسامی کا گریڈ ۱۰۰-۶-۱۳۰ روپیہ ہے خواہشمند اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ بعد تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ جماعت ناظر امور عامہ کو فوراً بھجوا دیں۔

(۲) نظارت امور عامہ کو ایک مولوی فاضل میٹرک پاس تجربہ کار کارکن کی ضرورت ہے جس کو نظارت امور عامہ کے شعبہ رشتہ ناطہ کے دفتر میں بطور انچارج کام کرنا ہوگا ایسے احباب جو اس کام کی اہلیت رکھتے ہوں وہ اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کیساتھ اپنی درخواستیں فوراً ناظر امور عامہ کو بھجوا دیں تنخواہ ۵۰/- روپیہ علاوہ جنگ الاونس ہوگی چالیس سال کے قریب عمر والے دوست کو ترجیح دی جائیگی

(ناظر امور عامہ)

محترمہ بیگم تصدق حسین ایم ایل اے کا

مکتوب گرامی

۲۷۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور۔

برادرم محترم! السلام علیکم

آپ کے فرستادہ پارسل اور "شربت روح افروز" موصول ہوئے تکلیف فرمائی کا دلی شکریہ۔

آپ کے دواخانہ کی ہر چیز نہایت شاندار ہے۔ الائچی خورد نہایت ہی عمدہ ہے۔ اور دیگر ادویات بھی بہت خالص اور مفید ہیں۔ بالخصوص سرمہ جواہر اور لاجواب منجن۔ میں نے سرمہ جواہر کو دو ہفتے استعمال کیا۔ اور اس سے بہت فائدہ ہوا۔ میری نگاہ بہت کمزور ہو گئی تھی۔ سرمہ جواہر سے بہت فرق معلوم ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ مجھے عینک سے نجات مل جائیگی آئندہ جب کبھی ضرورت ہوئی۔ تمام اشیاء آپ سے طلب کیا کروں گی۔ فی الحال آپ تین عدد بوتلیں شربت روح افروز کی ارسال فرمائیں۔

میاں صاحب نے آپ کی ادویات زد جام عشق کی گولیاں اور سونے کی گولیاں (رجسٹرڈ) استعمال کی ہیں۔ جن سے اُن کو بے حد فائدہ ہوا۔ آپ کا دواخانہ واقعی نایاب ادویات کا مخزن ہے۔ اور بہترین خدمت انجام دے رہا ہے۔ والسلام۔

(راقمہ خاکسار بیگم تصدق حسین)

عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور رجسٹرڈ ضعف جگر بڑھی ہوئی تلی پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش دل کی دھڑکن۔ یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے بہی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے عرق نور۔ عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر
ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور (رجسٹرڈ)
قادیان پنجاب

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے قیمت فی تولہ ۸/ ۶ ماشہ ۵/ تین ماشہ ۱۲ / ۔

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

دس انگریزی تبلیغی کتابیں تین روپیہ میں

اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد ۔۔ ۲ ۔۔ ۱
پیارے امام کی پیاری باتیں ۔۔۔۔ ۱
نماز مترجم با تصویر ۔۔ ۴ ۔۔
پیغام صلح و دیگر مضامین ۔۔ ۴ ۔۔
سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے نظیر کارنامے ۔۔ ۴ ۔۔
دنیا کا آئندہ مذہب ۔۔ ۴ ۔۔
آسمانی پیغام ۔۔ ۴ ۔۔
دونوں جہاں میں فلاح پانے کی راہ .... ۔۔ ۴ ۔۔
نظام نو دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ .... ۔۔ ۴ ۔۔
تمام جہاں کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات .... ۔۔ ۲ ۔۔
۴ ۔۔ ۔۔

جملہ دس کتابوں کا سیٹ معہ ڈاک خرچ تین روپے میں پہنچا دیا جائیگا
(عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن)

فروخت زمین

چار کنال کا زمین کا ایک پلاٹ محلہ دارالبرکات شرقی میں قابل فروخت ہے۔ یہ جگہ ریلوے سٹیشن قادیان کے قریب واقعہ ہے چار کنال کے اکٹھے خریدار کو ترجیح دیجائیگی۔ تفصیلات اور قیمت کا فیصلہ کرنے کے لئے خاکسار سے خط و کتابت کی جائے۔

خاکسار شیخ محمد دین مبارک منزل قادیان

شدّت کی گرمی

شروع ہونے میں ابھی کچھ دن باقی ہیں۔ اور اس وقت آپ آسانی سے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھا کر اپنے پرانے پنکھوں کی صفائی اور مرمت وغیرہ کرالیں۔

پنکھوں کی گراریاں اور بشن وغیرہ بھی نئے ڈالے جاتے ہیں۔ اجرت نہایت مناسب

المشتہر
مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان

بواسیر

بواسیر:۔ خونی اور بادی ہر قسم کی حفسیم بواسیر کیلئے بفضل تعالیٰ سو فیصدی کامیاب ہوئی ہے قیمت ۹/ ملنے کا پتہ:۔ دی بنگال ہومیو فارمیسی ہرروڈ قادیان

مگرمچھ کا گیلا نمکی چمڑہ

جو صاحب سپلائی کر سکتے ہوں۔ وہ اپنے نرخ اور دیگر شرائط کاروبار سے اطلاع دیں۔ ایس۔ اے رحیم اینڈ کمپنی ۹۴ تھمبو چیٹی سٹریٹ جی۔ ٹی۔ مدراس

سرمہ اکسیر بصر

پیدائشی نقص یا پرانے موتیا بند کے سوائے جس میں کہ نظر بند ہو گئی ہو۔ یہ سرمہ باقی تمام امراض کیلئے بیحد مفید و بے نظیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔

(حمیدیہ فارمیسی قادیان)

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

باجازت امور عامہ

قریشی محمد مطیع اللہ
قریشی منزل دارالعلوم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۵ اپریل کانگرسی لیڈروں نے رسمی یا غیر رسمی ملاقاتوں میں اپنا جو نظریہ وزارتی مشن کے سامنے رکھا ہے۔ اس میں سارا زور اس بات پر خرچ کیا ہے۔ کہ ہندوستان کو متحد (اکھنڈ) رکھا جائے۔ حلقہ وار اسمبلی ایک ہو۔ اور عارضی مرکزی حکومت فی الفور معرض وجود میں آ جائے۔ مسٹر محمد علی جناح نے واضح طور پر کہہ دیا ہے۔ کہ ہم پاکستان کا مطالبہ منظور کرائے رہیں گے۔ اور وزارتی مشن سے بہ الفاظ صریح کہہ دیا ہے کہ کسی عارضی حکومت کی تشکیل کے اعلان سے پہلے اس اہم ترین مسئلہ کا فیصلہ کر دیا جائے۔ مسلم لیگ کے رہنما نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ پاکستان عطا کرنے کا نہ صرف فیصلہ کر دیا جائے۔ بلکہ اس امر کا یقین بھی دلایا جائے۔ کہ پاکستان نافذ العمل کر دیا جائے۔

علی گڑھ ۵ اپریل۔ علی گڑھ کے سید طفیل احمد مصنف "مسلمانوں کا روشن مستقبل" ۳۰ مارچ کو بمقام رڑکی فوت ہو گئے۔ یہ اسلام میں سود کے جواز کے لئے بڑی جدوجہد کرتے رہے۔

لاہور ۵ اپریل پنجاب کے بہترین قانون دان ملک برکت علی ایم۔ ایل۔ اے آج صبح گیارہ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ ملک صاحب سپیشل ٹریبونل کے سامنے برما گورنمنٹ فراڈ کیس میں بحث کر رہے تھے۔ کہ دفعۃً کرسی پر بیٹھ گئے۔ اور بے ہوش ہو گئے۔ پیشتر اس کے کہ کوئی طبی امداد بہم پہنچائی جاتی۔ دو منٹ کے اندر اندر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

نیویارک ۵ اپریل طہران سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ایرانی وزیر اعظم قوام السلطنت نے آج روسی سفیر متعینہ طہران کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس معاہدے کی شرائط کے بموجب تمام روسی فوجیں چھ ہفتوں تک غیر مشروط طور پر ایران خالی کر دیں گی۔ روس کی طرف سے ایرانی تیل کے سلسلہ میں جو مطالبات کئے گئے ہیں۔ انہیں سات ماہ تک ایرانی پارلیمان میں پیش کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۵ اپریل۔ وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں غذائی مسئلہ پر مباحثہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان ہندوستانی عوام کے مطالبات جاپانیوں اور جرمنوں کی ضروریات سے کہیں زیادہ اہم ہیں۔ جنہوں نے برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک کے شانہ بشانہ جنگ یورپ میں حصہ لیا۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کل تک جو ہمارے دشمن رہے ہیں۔ ان پر دوستوں کو ضرور ترجیح ملنی چاہیئے۔ واشنگٹن میں غذائی بورڈ میں کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر اٹیلی نے بتایا۔ کہ گو ہندوستان کو اتنی امداد نہیں مل سکی جتنی وہ چاہتا تھا۔ تاہم ہندوستان کو کافی امداد ملی ہے۔ ہندوستانی غذائی وفد کے قائد نے غذائی بورڈ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

نئی دہلی ۵ اپریل۔ گو ابھی وزارتی مشن کے ارکان اور مختلف ہندوستانی لیڈروں کے درمیان ابتدائی ملاقاتوں کا سلسلہ ہی ختم نہیں ہوا۔ مگر ایک امر روز بروز واضح ہوتا جا رہا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہندو کانگرس کی یہ توقعات غلط تھیں۔ کہ لیگ مانے یا نہ مانے انگریز کانگرس سے سمجھوتہ کر لیں گے۔ کانگرسی لیڈر اور اخبار نویس اب کھلا کھلا یہ کہہ رہے ہیں کہ برطانوی وفد کے ارکان نے اپنی پوزیشن بدل لی ہے۔ اور سر سٹیفورڈ کرپس اب دو آئین ساز اسمبلیوں کا ذکر کرنے لگے ہیں۔ ایک کانگرسی لیڈر نے بعض اخبار نویسوں سے ایک گفتگو میں یہ کہا کہ انگریزوں اور مسلم لیگ میں ساز باز ہو چکی ہے۔ اور والیان ریاست بھی لیگ کے ساتھ ہیں۔ کانگرس پاکستان کے مسئلہ سے بہت گھبراتی ہے۔ کیونکہ غیر لیگی مسلمانوں نے بھی پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ اب تک وزارتی وفد سے جتنے مسلمان ملے ہیں۔ کسی نے پاکستان کی مخالفت نہیں کی۔ حتیٰ کہ یہ بات انتہائی وثوق کے ساتھ ڈاکٹر خانصاحب کے متعلق بھی کہی جا سکتی ہے۔ مسلمانوں کے اس متحدہ محاذ نے کانگرس کی پوزیشن کو بیحد کمزور کر دیا ہے۔

لنڈن ۵ اپریل لنڈن میوزیم کے مہتمم نے چار آدمیوں کی امداد سے لنڈن کی گلیوں میں ایک گم شدہ شہر کے آثار دریافت کئے ہیں۔ جو رومیوں نے تیار کیا تھا۔ یہ علاقہ زمانہ قدیم میں رومن ٹاؤن ہال تھا۔

بنارس ۵ اپریل۔ وزیر اعظم آسام نے صدر کانگرس کو ایک خط لکھا ہے۔ کہ اگست کی گڑبڑ کے دوران میں مظالم اور سختیاں کرنے والے سرکاری افسروں سے کیا سلوک کیا جائے۔

نئی دہلی ۶ اپریل۔ آج آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس کامل تین گھنٹے جاری رہا۔ اس میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ کل مسلم لیگی ممبران اسمبلی کے اجتماع میں مسلم لیگی ممبران کے سامنے کون سا لائحہ عمل پیش کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلم لیگ اپنی مجوزہ آزاد پاکستانی ریاست کے مطالبہ سے کسی حالت میں دست بردار نہیں ہوگی۔

لاہور ۶ اپریل آج حکومت پنجاب کے فوڈ سیکرٹری مسٹر ویس نے پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ حکومت پنجاب نے اناج ٹیکس کے اصول کو تسلیم کر لیا ہے۔ جس کے مطابق حکومت پنجاب ۲ مربعہ سے زیادہ زمین رکھنے والے زمینداروں سے اناج بطور ٹیکس وصول کرے گی۔ ابھی شرح ٹیکس کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ اس سسٹم کے مطابق زمینداروں کو خاندان کا ایک سال کا خرچ اور بیج کے لئے اناج رکھنے کی اجازت دی جائے گی۔

ٹوکیو ۶ اپریل جنرل میکارتھر کی حکومت نے جاپان کے پندرہ شہزادوں کو فوراً مستعفی ہو جانے کا حکم دیا ہے

نئی دہلی ۶ اپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ کانگرس اور لیگ میں جو تلخی پیدا ہو چکی ہے۔ وہ اس قدر زیادہ ہے کہ بہت سے لوگوں کو سمجھوتہ ناممکن نظر آتا ہے۔ کیبنٹ مشن کو خود کوئی فیصلہ کر کے اسے منوانے کے لئے ترغیب یا طاقت سے کام لینا پڑے گا۔

نئی دہلی ۶ اپریل۔ جنرل ہیڈ کوارٹرز کا اعلان ہے کہ ہندوستان سے باہر ہندوستانی فوجیوں کو اب کوئی بھیڑ بکریاں گوشت کے واسطے نہیں بھیجی جائیں گی۔ ان کو مقامی سپلائی پر اکتفا کرنے کو کہا جائے گا۔

کانپور ۶ اپریل۔ آج فتح گڑھ سنٹرل جیل سے ۲۰ سیاسی قیدی رہا کر دیئے گئے

نیویارک ۶ اپریل۔ عنقریب نیویارک میں اتحادی اقوام کی عورتوں کی لیڈروں کا ایک بین الاقوامی اجتماع ہوگا۔ کانفرنس دس دن ہوتی رہے گی۔ عورتوں کی کمزوریوں اور انکے تدارک کے ذرائع پر غور کیا جائیگا۔ اتحادی اسمبلی پر زور دیا جائیگا کہ بین الاقوامی کارگھروں میں قابل عورتوں کو ملازم رکھا جائے۔

دہلی ۶ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ پچھلے ہفتہ ہندوستان میں ۳۴ ہزار ٹن اناج درآمد کیا گیا ہے۔

لاہور ۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب اناج کے ذخیرہ کے لئے صوبہ کے اہم مقامات پر پختہ گودام تیار کرے گی۔ یہ گودام ریلوے سٹیشنوں کے قریب ہوں گے ان گوداموں میں سنٹرل گورنمنٹ کے لئے ۵۰ ہزار ٹن اناج۔ اور صوبہ کے لئے بیس ہزار ٹن اناج ریزرو رکھا جائے گا۔

نیویارک ۵ اپریل۔ "نیویارک ٹائمز" نے "برطانیہ کی ڈپلومیٹک رہنمائی" کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے۔ کہ برطانیہ کے زوال پر خوشیاں منانا یا ماتم کرنا ابھی بالکل قبل از وقت ہے۔ مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے فرانس ہندوستان اور مصر کے ساتھ گفت و شنید کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ سوویٹ کے اعتراضات کے باوجود مغربی یورپ اور ایشیا میں برطانیہ اپنا اقتدار مضبوط کرنے کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہے۔

نورمبرگ ۶ اپریل۔ جنگی جرائم کی بین الاقوامی عدالت کے روبرو بیان دیتے ہوئے مارشل کیٹل نے کہا کہ ہٹلر ایک بہت بڑا فوجی دماغ تھا۔ اور جرمنی کے بہترین فوجی ماہرین کو مات دیتا تھا۔

لاہور ۶ اپریل۔ سونا ۹۶ روپے۔ چاندی ۱۴۳ روپے۔ پونڈ ۷۶ روپے ۸

امرتسر ۶ اپریل سونا ۹۹ روپے ۴/۱